خبرنامہ جون ۱۹۹۶ء

صرف احباب جماعت کے لئے

○ حضرت ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب

حضرت امیر ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کی طبیعت بدستور کمزور چلی آ رہی ہے لیکن خدا کے خاص فضل و کرم اور احباب کی پر خلوص دعاؤں سے کمزوری میں دن بدن کمی واقع ہو رہی ہے۔ مختلف موقعوں پر جامع دارالسلام میں وہیل کرسی کی بجائے پیدل چل کر تشریف لے گئے۔ گزشتہ ماہ یوم وصال حضرت بانی سلسلہ کے موقع پر آپ نے نہ صرف شرکت فرمائی بلکہ اپنے قادیان کے قیام کے بارے میں نہایت روح پرور واقعات بیان کئے۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ حضرت امیر کی صحت اور درازی عمر کے لئے اپنی دعائیں جاری رکھیں۔

○ وفات

ہمیں خانیوال سے یہ انتہائی افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے کہ ہمارے بھائی چوہدری محمد لطیف صاحب کی جواں سال بیٹی حرا ۲۱ جون کو ایک حادثہ میں وفات پا گئیں۔ "ہم اللہ کی طرف سے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔" ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف اور ان کے اہل خانہ کو اس اچانک جانکاہ صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ تمام جماعتیں مرحومہ کے لئے نماز جنازہ غائبانہ میں دعائے مغفرت مانگیں۔

○ دعا

محترم بھائی شیخ حفیظ الرحمٰن صاحب کو آپریشن کے بعد پھر چند دنوں کے لئے ہسپتال داخل ہونا پڑا اور کمزوری دور کرنے کے لئے خون کی بوتلیں بھی دینی پڑیں لیکن اب خدا کے فضل سے موصوف گھر آ چکے ہیں۔ ان کی طبیعت پہلے سے بہتر اور کمزوری کم ہو رہی ہے۔

راولپنڈی میں بیگم خواجہ نصیراللہ صاحبہ بدستور بیمار ہیں۔ بیگم نسیم حیات صاحبہ کی طبیعت پہلے سے کافی بہتر ہے۔ پکھی ہزارہ میں ہمارے انتہائی مخلص بزرگ عالم خاں صاحب کے دل کے مرض کا علاج ہو رہا ہے۔ عامر عزیز صاحب کے چچا محترم عبدالغفور صاحب پر چند ماہ ہوئے فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اب کافی بہتر ہیں لیکن بیماری کا اثر ابھی باقی ہے۔

لاہور میں مولوی عبدالرؤف صاحب بھی بدستور بیمار ہیں۔ ہیورڈ' کیلیفورنیا میں ہمارے نہایت سرگرم اور قابل بھائی مسعود اختر صاحب کا دوسری بار دل کا آپریشن ہوا ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ان کی طبیعت اب کافی بہتر ہے۔

پشاور میں ہمارے نہایت معزز اور محترم بزرگ شیخ شریف احمد صاحب گو بدستور بیمار ہیں لیکن پہلے سے بہتر ہیں۔ پہلی دفعہ آپ نے جامع پشاور میں یوم وصال کے جلسہ میں شرکت کی۔ احباب سے ملے اور گفتگو فرماتے رہے۔

ان تمام بہنوں اور بھائیوں کی صحت کاملہ کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم و مغفور کے انگریزی ترجمۃ القرآن کے بارے میں ایک قابل قدر تبصرہ

ماہنامہ "اسلامی ڈائجسٹ" کراچی نے اپنے شمارہ مارچ ۹۶ء میں "تشریح القرآن" کے عنوان سے قرآن مجید کے بارے میں نہایت علمی مضامین اور قرآن مجید کے اردو اور انگریزی ترجمہ کا سلسلہ شروع کیا ہے جو ایک قابل قدر کوشش ہے۔ اس میں قدیم اور جدید معروف قرآن مجید کے تراجم اور تفاسیر کا غیر جانبدارانہ تبصرہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم و مغفور کے انگریزی ترجمۃ القرآن اور تفسیر "بیان القرآن" کے متعلق اس میں جو تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس کو ہم ذیل میں نقل کر رہے ہیں:

"مولوی محمد علی صاحب کی یہ تفسیر علامہ عبداللہ یوسف علی کی تفسیر سے سترہ سال قبل ۱۹۱۷ء میں شائع ہو چکی تھی' اسی لئے

علامہ صاحب نے اپنی تفسیر کے دیباچے میں انگریزی زبان کی دوسری تفاسیر کے علاوہ اس تفسیر کا بھی تعریفی انداز میں ذکر کیا ہے اور لکھا ہے: "انجمن احمدیہ لاہور نے مولوی محمد علی کی تفسیر مع ترجمہ شائع کی ہے' جو اتنی مقبول ہوئی ہے کہ اس کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ یہ ایک محققانہ اور فاضلانہ کام ہے۔ تفسیری و تشریحی مواد بہت مناسب و کافی ہے اور آخر میں جو اشاریہ شامل کیا ہے' وہ بہت جامع ہے۔" مولوی صاحب کا اسلوب یہ ہے کہ سورت کے شروع میں خلاصہ مضمون لکھتے ہیں۔ اس کے بعد اس کا تعلق کن سورتوں اور آیتوں سے ہے' اس کی وضاحت کرتے ہیں۔ تاریخ نزول اور ترتیب نزول آیات پر بحث کرتے ہیں۔ ربط و تعلق کے ضمن میں تین قسم کے ربط و تعلق پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ اول آیات کا باہمی تعلق' دوم رکوعوں کا باہمی تعلق اور سوم سورتوں کا باہمی تعلق۔

انگریزی تفسیر و ترجمہ کے پانچ سال بعد اردو تفسیر و ترجمہ بھی "بیان القرآن" کے نام سے شائع ہوا لیکن چونکہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی تفسیر کا بھی یہی نام ہے اور شہرت عام بھی اس کے حصے میں آئی' اس لئے یہ تفسیر مولوی محمد علی کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے' ڈاکٹر صالحہ اس تفسیر و ترجمہ کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتی ہیں: "ترجمہ سلیس ہوتے ہوئے ادبی متانت لئے ہوئے ہے۔ لسانی حیثیت سے فصاحت اور شستگی ہے۔ معنوی لحاظ سے کئی لوگوں کو ان کے عقائد اور خیالات کی وجہ سے ان کے ترجمہ و تفسیر پر اعتراض ہے۔ دراصل وہ جماعت احمدیہ' لاہوری گروپ کے امیر تھے' اس کے باوجود ہمارے خیال میں ان کا ترجمہ و تفسیر "غلط عقائد" کی ترجمانی سے تقریباً خالی ہے۔ انہوں نے بہت محتاط ہو کر' بڑے خلوص سے اور رائے عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ترجمہ لکھا ہے۔ نص قرآن اور ترتیب الفاظ کا خیال رکھنے کے باوجود ترجمے میں روانی اور تسلسل قائم ہے" (یاد رہے کہ ۱۹۷۴ء میں حکومت پاکستان کے فیصلے کے تحت قادیانی گروپ کے ساتھ ہی لاہوری گروپ کے لوگ بھی غیر مسلم قرار دیئے جا چکے ہیں)۔"

○ سری نگر' کشمیر میں حضرت مسیح کی قبر کے بارے میں غیر ملکی اخبارات کی بڑھتی ہوئی دلچسپی

یاد رہے کہ محترم عبدالعزیز کشمیری صاحب کشمیر کے معمر ترین صحافی اور محقق ہیں اور عرصہ دراز سے حضرت مسیح کے کشمیر میں ورود اور ان کے فوت ہونے کے بارے میں تحقیق کام میں مصروف رہے ہیں۔ اس بارے میں محترم خواجہ نذیر احمد صاحب کی کتاب "جیسس ان ہیوں آن ارتھ" یعنی "حضرت مسیح جنت ارضی پر" ایک انتہائی اہم اور بین الاقوامی شہرت کا تحقیقی شاہکار ہے۔ تقسیم ہند سے پہلے جب محترم خواجہ صاحب اس سلسلہ میں کشمیر کی لائبریریوں کو چھان رہے تھے اور مختلف تاریخی مقامات پر تحقیقی کام کر رہے تھے تو محترم عبدالعزیز صاحب ان کے ساتھ ساتھ تھے بلکہ کئی ایک پہلوؤں پر محترم عزیز صاحب نے تحقیقی کام کو آگے بڑھایا۔ موصوف نے اس بارے میں تحقیقی مواد کو ایک کتاب "کرائسٹ ان کشمیر" کے نام سے شائع کی ہے جس کے اب تک پانچ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ بیرونی ممالک کے اخبارات کے نمائندگان اور علم اور روشنی تلاش کرنے والے موصوف سے اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ان کے پاس آتے رہتے ہیں۔ اس خط کے ساتھ موصوف نے لاہور کے رسالہ "مخزن" کی فروری ۱۹۰۵ء کی اشاعت میں شائع شدہ علامہ محمد اقبال کی ایک نظم "ایک ہندوستانی لڑکے کا گیت" کی فوٹو کاپی ارسال کی ہے۔ اس نظم کا آخری بند اور علامہ کا اس پر حاشیہ ملاحظہ فرمائیں:

"گوتم کا جو وطن ہے جاپان کا حرم ہے — عیسیٰ کے عاشقوں کا چھوٹا یروشلم ہے۵
مدفون جس زمین میں اسلام کا حشم ہے — ہر پھول جس چمن کا فردوس ہے ارم ہے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

۵۔ سینٹ ٹاس (حضرت مسیح کا ایک شاگرد جو عیسائی مذہب کی تلقین کے لئے سب سے پہلے ہندوستان آیا) کی قبر جنوبی ہندوستان میں ہے۔ بعض کے خیال میں حضرت مسیح علیہ السلام بھی کشمیر میں مدفون ہیں۔"

اب محترم عبدالعزیز صاحب کے خط مورخہ ۲۸ جون ۹۶ء کے اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"جون ۹۵ء میں جرمن کے رسالہ Der Spiecel کا نمائندہ Tiziano Terzain تیزیانو ترزانی اپنی بیگم کے ہمراہ میری رہائش گاہ پر آئے اور حضرت مسیح کے بارے میں ایک مکمل انٹرویو لیا۔ دوسرے دن اپنے کیمرہ مین کو میرے ساتھ کیا اور مقبرہ

حضرت مسیح کے متعلق ایک دستاویزی فلم تیار کی۔

مارچ ۹۶ء میں دو فرانسیسی Lob Jois Phillips اور Galetta Gabriel لوب جوئس فلپس اور گلیٹا جبرئیل تشریف لائے۔ انہوں نے قبر مسیح، حضرت مسیح علیہ السلام کے کشمیر میں آنے کوہ سلیمان پر پتھر کے ستونوں پر کندہ عبارت اور مسیحؑ کے لداخ کے سفر کے بارے میں سوالات کئے اور معلومات حاصل کیں اور ایک ہفتہ قیام کیا اور ایک دستاویزی فلم بھی تیار کی۔ یہ دونوں پھر بذریعہ ہوائی جہاز لداخ، ھمس وغیرہ دیکھنے گئے اول الذکر ۹۱ء میں بھی آیا تھا۔ واپس جا کر اس نے فرانس کے رسالہ Monde Inconne کے دسمبر ۹۳ کے شمارے میں سات صفحات پر مشتمل ایک تفصیلی مضمون JESUS EN INDE SU LES PASDE یعنی حضرت مسیح انڈیا میں فوت ہوئے، کے عنوان سے بمع تصاویر شائع کیا۔ اس میں میری تصویر بھی شائع کی۔ رسالہ کے سرورق پر حضرت مریم کی نہایت خوبصورت تصویر شائع کی گئی۔

اپریل ۹۶ء کے پہلے ہفتہ میں رائٹرز انڈیا پرائیویٹ لیمٹڈ کے چیف مسٹر نیلسن ایم گریوز NELSON M. GRAVES نے مجھے فون کیا کہ آپ کی کتاب "کرائسٹ ان کشمیر" کے سلسلہ میں انہیں کچھ پوچھنا ہے۔ میں نے ان کو خوش آمدید کہا۔ وہ دو گھنٹے میں ساری ٹیم کے ساتھ میری رہائش گاہ پر آ گئے اور کیمرہ مین کو کام پر لگا دیا۔ انہوں نے جس قدر سوالات کئے میں نے تاریخ اور بائبل کے حوالے سے ان کے جوابات دیئے۔ پھر میں نے تاریخ اور بائبل کے حوالے سے ہی ان کو بتایا کہ حضرت مسیح صلیب کی موت سے بچ نکلے۔ فلسطین سے بچتے بچاتے "کھوئی ہوئی بھیڑوں" کی تلاش میں کشمیر آ گئے۔ یہاں سارا علاقہ ان کا گرویدہ ہو گیا۔ انہوں نے بڑی کامیابی سے اپنا مشن پورا کیا اور ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کی قبر اس شہر کے محلہ خانیار میں موجود ہے۔ جو مرجع خلائق ہے۔ مقامی لوگ، جدید اور قدیم تاریخ اور آثار قدیمہ اس میں مدفون کو ایک غیر ملک سے آنے والے ایک نبی کی حیثیت سے حضرت مسیح کی آمد کی تصدیق کرتے ہیں۔

اسی طرح وقتاً فوقتاً غیر ممالک سے سیاح، سکالر اور صحافی میری کتاب "حضرت مسیح کشمیر میں" کے حوالے سے آتے رہتے ہیں اور مجھے یہ موقعہ ملتا ہے کہ میں ان کو حضرت مسیح کے کشمیر میں آمد اور ان کی وفات سے متعلق واقعات اور شواہد سے ان کو روشناس کراؤں۔"

○ محترمہ الفت صمد کی کتاب "اسلام اور عیسائیت" پر تبصرہ

ہندوستان کے مشہور اخبار "دی ہندو" مدراس نے محترمہ الفت عزیز الصمد کی کتاب "اسلام اینڈ کرسچینٹی" پر اپنے ۲۶ مارچ ۹۶ء کے شمارہ میں نہایت تفصیل سے تبصرہ کیا ہے۔ احمدیہ انجمن لاہور اس سے پیشتر اس کتاب کے کئی ایڈیشن شائع کر چکی ہے۔ گزشتہ سال محترم عبدالرزاق صاحب کی درخواست پر محترمہ نے اس کتاب پر نظرثانی کی اور اس کا یہ نظر ثانی شدہ ایڈیشن محترم عبدالرزاق صاحب نے دہلی سے شائع کیا۔ تبصرہ نگار کے پیش نظر یہ تازہ ایڈیشن ہے۔ تبصرہ نگار نے جہاں اسلام اور عیسائیت کے بانیوں کی زندگیوں، ان کے نظریات اور مقصد حیات کے تقابلی جائزہ پر تنقید کی ہے وہاں مصنفہ کی اس بات کو سراہا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے مسلمانوں اور عیسائیوں کو افہام و تفہیم کا رویہ اختیار کرنا چاہئے تاکہ دنیا میں موجودہ منافقت اور منافرت کی فضا کو ختم کر کے باہم رواداری اور امن کے تعلقات کو استوار کیا جائے اور بنیادی طور پر تمام مذاہب کا بنیادی مقصد اور روح بھی یہی ہے۔

○ محترم بھائی شوکت علی صاحب کے نیوز لیٹر سے اقتباس

ہمارے نہایت مخلص اور سرگرم بھائی شوکت علی صاحب خط و کتابت اور دوروں کے ذریعہ بیرونی جماعتوں سے رابطہ رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے نیوز لیٹر مورخہ ۶ جولائی ۹۶ء میں آسٹریلیا، فجی، ہندوستان، انڈونیشیا اور نیوزی لینڈ کی جماعتوں کی سرگرمیوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

آسٹریلیا میں یوم مسیح موعود کی تقریب بیگم اور جناب عبدالخالق صاحب کے گھر پر ہوئی۔ اس موقع پر محترم ڈاکٹر اے ایچ ساہو خان، خالق شاہ صاحب اور محترم صدرالدین ساہو خاں صاحب نے تقاریر کیں۔ جماعت جامع برلن کے لئے چندہ جمع کرنے کی مہم

میں سرگرم ہے اور جون کے آخر تک ۳۳۰۰ آسٹریلین ڈالر جمع کر چکی ہے۔

فجی جماعت کی تفصیلی سرگرمیاں خبرنامہ "خطاب" کے حوالے سے احباب تک پہنچتی رہتی ہیں۔ البتہ سووا جماعت کے ایک مخلص بھائی محترم ایم اسلم خاں صاحب نے ہندوستان جماعت کی کتب اور تبلیغی سرگرمیوں کے لئے ۱۰۰۰ فجی ڈالر کا عطیہ مرحمت فرمایا ہے۔

ہندوستان میں دہلی، کلکتہ اور مدراس میں قائم کردہ جماعتیں اپنی سرگرمیوں کو زیادہ مستحکم کر رہی ہیں۔ کشمیر میں صوفی پورہ کی مسجد جس کا سنگ بنیاد حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم و مغفور نے رکھا تھا، اس کی مرمت، تزئین اور توسیع کی کچھ تفصیل اپریل کے خبرنامہ میں ہم دے چکے ہیں۔ اب پتہ چلا ہے کہ ڈاکٹر خورشید عالم ترین صاحب کے علاوہ جامع کے لئے محترم حاجی محمد صادق بٹ صاحب نے ۸۰۰۰۰ روپے کا گرانقدر عطیہ مرحمت فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ۔ مرکزی دفتر اور نمائش گاہ کے انتظامات محترم پروفیسر نورالدین زاہد صاحب اور محترم محمد حفیظ قریشی صاحب کے سپرد ہیں۔ امید ہے کہ یہ سب کام عنقریب مکمل ہو جائے گا۔

انڈونیشیا: محترم شوکت علی صاحب نے ۱۴ سے ۲۹ جون تک انڈونیشیا کا دورہ کیا۔ اس دوران وہ مشرقی جاوا کے شہرپارے جو جکارتہ سے ۶ گھنٹے کے فاصلہ پر ہے تشریف لے گئے۔ اس سفر میں انڈونیشیا جماعت کے صدر محترم الحاج مولانا رئیس علی ناصر صاحب اور چھ دیگر ممبران مجلس منتظمہ ان کے ساتھ تھے۔ وہاں محترم شوکت صاحب کے اعزاز میں ایک شاندار استقبالیہ تقریب کا اہتمام ہوا جہاں ۲۰۰ سے زائد احباب موجود تھے۔ مشرقی جاوا انجمن کے صدر، محترم منشی نور احمد صاحب نے جماعت کی تاریخ بیان کی۔ جماعت کی ترقی اور استحکام کے سلسلہ میں انہوں نے برہان العافرین صاحب، متوسن صاحب، جازولی علی زین صاحب اور محترم ایم شوان صاحب کی محنت اور قربانیوں کا بطور خاص ذکر کیا۔ اس وقت مشرقی جاوا میں تین ہزار سے زائد احمدی ہیں۔ مشرق جاوا کی مجلس انتظامیہ کے ذیل کے ممبران ہیں:

صدر اول: منشی نور احمد، صدر دوم: متین سربانہ صاحب، سیکرٹری اول: ڈاکٹر خاروجی، سیکرٹری دوم: جناب مہاوی صاحب، اول خازن: ایچ کوتاجی، خازن دوم: ایچ مستوسن، شعبہ خواتین: ایم زہرہ صاحبہ، شعبہ شبان: سیف المسلمین، شعبہ تبلیغ و تربیت: ڈاکٹر نورالدین، شعبہ دارالکتب: جناب سو تیجو صاحب۔

نیوزی لینڈ میں آکلینڈ جماعت، اپنی سرگرمیاں دن بدن بڑھا رہی ہے۔ جمعہ اور عیدین کا اہتمام باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ ماہوار درس قرآن مجید اور ہر اتوار کو سنڈے کلاس کا جولائی سے اجراء ہو رہا ہے۔

بینکاک، تھائی لینڈ سے جامع برلن کے لئے -/۲۰۰۰ ڈالر اور دیگر عطیہ جات برلن بھیجے جا رہے ہیں۔

○ انگلستان

دارسلام، وبیلے سے جماعت لندن کا ماہوار بلیٹن باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ ہر مہینہ کی پہلی اتوار کو پہلے سے طے شدہ موضوع پر تقریر اور گفتگو ہوتی ہے۔ اس وقت ہمارے پیش نظر جون اور جولائی کے بلیٹین ہیں۔ جون کی ماہوار میٹنگ کے لئے "ہمارے مقاصد" اور جولائی کے لئے "کیا ہماری دعائیں محض ایک رسم ہیں" کے موضوعات کا اعلان کیا گیا تھا۔

○ امریکہ

یو ایس جماعت ہر سال کولمبس، اوہایو میں سالانہ احمدیہ کنونشن کا انعقاد کرتی ہے۔ اس سال یہ کنونشن ۲ تا ۴ اگست ۹۶ء بیسٹ ویسٹرن ہوٹل میں منعقد ہو گا۔ اس سال کا موضوع "تحریک احمدیت اور خدمت دین" ہے۔ اس میں امریکہ کے علاوہ پاکستان، انڈونیشیا، کینیڈا، ٹرینیڈاڈ، گیانا اور انگلستان سے مقررین اور مندوبین حضرات شرکت کر رہے ہیں۔

○ انڈونیشیا

ہمارے نہایت محترم اور سرگرم بزرگ امام موسیٰ صاحب جکارتہ، انڈونیشیا سے جماعت کی سرگرمیوں کی تفصیل بھیجتے رہتے ہیں۔ اپنے خط مورخہ ۱۶ جون میں انہوں نے محترم شوکت علی صاحب کی انڈونیشیا میں آمد اور ان کی مصروفیات کا تفصیل سے ذکر

کیا ہے۔ اس تفصیل کا کافی حصہ تو شوکت علی صاحب کے نیوز لیٹر میں آ چکا ہے۔ اس خط میں ۱۵ جون کی ایک میٹنگ کا ذکر ہے جس میں شوکت صاحب نے تحریک احمدیت' اس کے دونوں فریقوں کے اختلافات اور جامع برلن کی مرمت کے سلسلہ میں انتظامات اور موجودہ صورت حال کے بارے میں احباب جماعت اور خواتین کے سوالات کے جوابات دیئے۔

امام موسیٰ صاحب نے لکھا ہے کہ محترم شوکت صاحب نے مختلف شہروں میں احباب جماعت سے ملاقات کی اور ان کی سرگرمیوں کو سراہا۔ اپنے سرکاری دورے کے سلسلہ میں انہوں نے ایاٹا کانفرنس میں شرکت کی' بندونگ میں ہوائی جہاز کی ایک فیکٹری انڈونیشیا کے وزیر برائے ٹیکنالوجی کے ہمراہ دیکھا اور پھر ایک ہوائی مظاہرہ میں بھی شرکت کی۔

○ سالانہ تربیتی کورس

حسب معمول اس سال بھی نوجوان طلباء اور طالبات کے لئے سالانہ تربیتی کورس کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جو ۱۹ تا ۲۷ جولائی جامع دارالسلام' لاہور میں ہو گا اس میں اعجاز احمد صاحب سیرت حضرت مسیح موعود (مجدد اعظم جلد اول صفحات ۳۲۷ تا ۴۳۳) پر لیکچر دیں گے۔ محترم راجہ محمد بیدار صاحب' "اسلام میں اخلاقیات" پر روشنی ڈالیں گے اور محترم چوہدری عبدالحمید صاحب آنے والے مسیح کے زمانہ قریب کے زمانہ کے اولیاء کرام کی پیشگوئیوں اور نشانات کا ذکر کریں گے۔ پروفیسر غلام رسول صاحب عیسائیت' یہودیت' ہندومت اور سکھ مت کے مذاہب کا تقابلی جائزہ پیش کریں اور عامر عزیز صاحب قرآن مجید اور حدیث کے حوالے سے مسیح موعود کے مشن اور ان کے دعاوی پر روشنی ڈالیں گے۔ شبان الاحمدیہ کی طرف سے سیرت مسیح موعود اور پر تقاریر کا انعامی مقابلہ اور تربیتی کورس کے مقرر کردہ نصاب پر مبنی کوئز پروگرام کا اہتمام کر رہے ہیں۔ اس تربیتی کورس کی تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ اگلے خبرنامہ میں پیش کی جائے گی۔

○ محترم عبدالواسع صاحب کے لئے قابل فخر اعزاز

حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین صاحب کے پوتے محترم عبدالواسع صاحب کو ٹیکسٹائل انجینئرنگ کے سلسلہ میں ایک غیر معمولی مشین ایجاد کرنے پر حکومت پاکستان نے اس سال ان کو صدارتی اعزاز "تمغہ حسن کارکردگی" عطا کیا ہے۔ حکومت کینیڈا نے اپنے بین الاقوامی ترقیاتی مرکز کی ۲۵ ویں سالانہ کنونشن کے موقع پر محترم عبدالواسع عمر صاحب کو ایک خصوصی سرٹیفکیٹ کے ذریعہ ان کی ان تخلیقی خدمات کو سراہا ہے۔ سرٹیفکیٹ انہیں کینیڈین ہائی کمیشن' اسلام آباد نے ایک خصوصی تقریب میں ان کو دیا۔

○ راولپنڈی اور پشاور میں یوم وصال کے سلسلہ میں تقریبات

راولپنڈی: گذشتہ خبرنامہ میں ہم نے راولپنڈی میں یوم وصال کی تقریب کا سرسری ذکر کیا تھا۔ اب ان کی طرف سے تفصیلی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ یہ شاندار تقریب ۳۱ مئی کو جامع مبارک' راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ اس میں مقامی احباب اور خواتین کے علاوہ لاہور' پشاور' شیخ محمدی' سفید ڈھیری' ملتان' سیالکوٹ' وزیر آباد اور مانسہرہ کے احباب نے شرکت کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم غلام علی صاحب نے ادا کئے۔ انہوں نے نہایت خوش الحانی سے تلاوت قرآن پاک کی اور منظوم کلام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پیش کیا۔ ایاز عزیز صاحب نے ملفوظات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پیش کئے۔ بچے اور بچیوں نے اس تقریب میں خاص ذوق و شوق کا اظہار کیا۔ عظمیٰ حیات' بشارت سعید' عنبرین ظفر' عمر ظفر اور حمودالرحمٰن نے حضرت امام وقت کی سیرت اور ان کی خدمات کے مختلف پہلوؤں پر سادہ لیکن دلکش انداز میں روشنی ڈالی۔ جمعہ کی نماز سے پہلے اجلاس میں محترم شیخ غلام ربانی صاحب' ظہورالرحمٰن صاحب' بریگیڈیئر محمد سعید صاحب اور حافظ عبدالرؤف صاحب نے امام وقت کی نشانیوں' ان کی تعلیمات' مشن اور خدمات دینیہ کے بارے میں نہایت علمی رنگ میں روشنی ڈالی۔

خطبہ جمعہ محترم مولانا عبدالمنان صاحب نے دیا۔ دوسرے اجلاس میں ہمارے نوجوان شاعر زاہد لئیق بٹ صاحب نے بڑے خوبصورت انداز میں امام وقت کی دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ آخری تقریر محترم مولانا عبدالمنان صاحب کی تھی جس میں انہوں نے اسلامی تاریخ اور مغرب میں احیاء اسلام کے سلسلہ میں ہونے والے واقعات کی روشنی میں تحریک احمدیت کے کام اور

اس کی اہمیت کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جماعت راولپنڈی نے اس موقع پر مہمان نوازی اور خاطرداری کی عمدہ روایت کو قائم رکھا اور احباب کو پر تکلف کھانا اور چائے پیش کی۔

پشاور: ۷ جون کو جامع احمدیہ' پشاور میں بھی یوم وصال کے سلسلہ میں ایک نہایت کامیاب تقریب ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت ہمارے نہایت محترم بھائی ڈاکٹر عبداللہ جان صاحب نے کی۔ تلاوت قران مجید محترم غلام علی صاحب نے فرمائی۔ ملفوظات حضرت امام وقت بھی انہوں نے پیش کئے۔ محترم بشیر احمد صاحب اور شیخ محمدی کے ناصر احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ مظفر الدین صاحب نے "الوصیت" میں سے کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ خطبہ جمعہ محترم چوہدری عبدالحمید صاحب نے دیا۔ راولپنڈی' واہ' سفید ڈھیری اور شیخ محمدی سے احباب نے بطور خاص تقریب میں شرکت کی۔ محترم سردار علی صاحب نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ احباب کی تواضع کھانے اور چائے سے کی گئی۔

○ تعزیت کے لئے شکریہ

مئی ۹۶ء کے خبرنامے میں میری بیگم کی فوتیگی کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ مرحومہ زہرہ بیگم ہمارے ایک نہایت معزز احمدی بزرگ حکیم مرزا مولانا بخش بھلی کی منجھلی صاحبزادی تھیں۔ ۱۹۶۹ء میں منڈی بہاؤالدین سے لاہور آئیں اور کچھ عرصہ بعد دارالسلام منتقل ہو گئیں۔ مرحومہ بڑی پابند صوم و صلوٰۃ خاتون تھیں۔ گھر میں جو بھی کام کرنے والی عورت ہوتی اس کو نماز اور سپارے خود لے کر دیتیں اور اس کو خود پڑھاتیں۔ بڑی دردمند اور سخی خاتون تھیں۔ مرحومہ ضرورت مندوں کا خاص خیال رکھتی تھیں اور نہایت خاموشی سے مستحق لوگوں کو تلاش کر کے ان کی مالی مدد کیا کرتی تھیں۔ قرآن کریم سے بڑی محبت تھی۔ نہایت خوش الحانی سے تلاوت کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

تنظیم خواتین احمدیہ لاہور نے اپنے تعزیت نامہ میں ان کی نفاست پسندی اور صبر و شکر کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔

امریکہ سے سابق جنرل سیکرٹری' احمدیہ انجمن لاہور محترم چوہدری منصور احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ انہیں بیگم صاحبہ کے انتقال کی خبر ٹیلی فون پر کولمبس سے ملی۔ ہم خود آپ کے رنج میں شامل تو نہیں ہو سکتے جس کا ہمیں افسوس ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مرتبہ عطا فرمائے اور آپ کو اور آپ کے دوسرے عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

سرینام' جنوبی امریکہ سے اسحاق بخش اللہ صاحب (میرے داماد احمد بخش اللہ صاحب کے والد) لکھتے ہیں کہ آپ کی بیوی کی وفات کی خبر سن کر بہت ہی افسوس ہوا۔ اس بڑھاپے اور بیماری کی حالت میں ایک زندگی کے ساتھی کا آپ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو انتہائی دکھ کی بات ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس غم کو صبر سے برداشت کرنے کی ہمت اور طاقت عطا فرمائے۔ آمین!

ہیگ (ہالینڈ) سے نور سردار صاحب نے بھی تعزیت کا پیغام بھیجا ہے۔ وہاں نماز جنازہ غائبانہ بھی ادا کی گئی۔ ہیورڈ (امریکہ) سے چودھری مسعود اختر صاحب نے میری بیگم کی وفات پر دلی رنج اور افسوس کا خط لکھا ہے۔ ان سب خواتین اور حضرات کا جنہوں نے تعزیتی خطوط لکھے یا خود آئے ہم تہہ دل سے شکرگذار ہیں کہ انہوں نے اس موقع پر ہمارے غم میں شریک ہوئے خدا تعالیٰ نے ان سب کو جزائے خیر دے اور ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ـــــــ عبدالرؤف و اہل خانہ